السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا خصی جانور کو ذبح کرنا جائز ہے؟ مزید بتائیں کہ جانور کو خصی کرنا جائز ہے یا کہ نہیں؟ (محمد زبیر بھٹی جھبراں) (۱۳ مارچ،۱۹۹۲ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خصی جانور ذبح کرنا درست ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دو خصی کردہ دنبوں کی قربانی کی۔ "مسند احمد برقم: ۲۵۸۸۶، سنن ابن ماجہ، بَابُ أَضَاحِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم: ۳۱۲۲۔" اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یوں ہیں:

(ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ' (مسند احمد برقم: ۲۵۸۸۶، سنن ابن ماجہ، بَابُ أَضَاحِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم: ۳۱۲۲'

''یعنی آنحضرت ﷺ نے عید قربان کے دن دو دنبے ذبح کیے، جو سینگ دار ابلق اور خصّی تھے۔''

ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا خصی جانوروں کو ذبح کرنا خصی کرنے کے جواز کی دلیل ہے۔

علامہ عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جانوروں کی خصی اگر ناجائز ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اس پر سکوت نہ فرماتے۔ بلکہ مرتبۂ رسالت کے پیش نظر ممنوع چیز کے ارتکاب پر ناراضگی کا اظہار کرتے اور عادت شریفہ کے مطابق فرماتے کہ لوگو ںکو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کے کام کرتے ہیں؟ اس فعل پر حضور ﷺ کی خاموشی اس کے جواز کی دلیل ہے۔ یہ مسئلہ اصولِ حدیث کی کتابوں میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ (فتاویٰ، ص: ۳۲۳) کچھ لوگوں کا نظریہ اس کے برخلاف بھی پایا جاتا ہے لیکن راجح مذہب وہی ہے جس کی وضاحت ہو چکی۔

جانبین کے دلائل پر احاطہ کے لیے ملاحظہ ہو، رسالہ ''القول المحقق'' مؤلفہ علامہ شمس الحق عظیم آبادی اور فتاویٰ، ص: ۳۱۶تا۳۲۵ یہ رسالہ بازبان فارسی اعلام اہل العصر (مطبوعہ دہلی: ۱۳۰۵ھ) کے ساتھ چھپا تھا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:410

محدث فتویٰ